

﴿﴾

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدہ ونستعينہ ونصلی ونسلم علی حبیبہ العظیم والہ واصحابہ الکریم
(دور حاضر میں دین اسلام پر مضبوطی سے قائم رہنے کا آسان طریقہ)

اسلام امن و سلامتی اخوت و ہمدردی، ایثار و جانثاری، مساوات و برابری اتحاد و یگانگی کا عالمگیر دین ہے۔ جس میں مہد سے لحد تک کے ضوابط و قوانین موجود ہیں۔ دین اسلام میں انسان حیوان، بچہ جوان بوڑھا امیر و غریب، ماں باپ بھائی بہن، میاں بیوی کے جملہ حقوق تفصیل و وضاحت کے ساتھ محفوظ ہیں۔ عبادات نماز روزہ حج زکوٰۃ، معاملات نکاح طلاق خلع و ظہار ایلا و وارثت لین دین کے تمام اصول و قانون مرقوم ہیں۔ جس پر عمل کر کے انسان دنیا میں راحت و سکون عیش و عشرت کی زندگی بسر کرتا ہے۔ اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی اور باغ جنت کی خوشگوار بہاروں سے آشنا و آراستہ ہو سکتا ہے۔ جو بھی ایک بار اس دین کامل میں داخل ہوا ہزاروں گردش ایام اور لاکھوں تیز تند مخالف ہواؤں کے باوجود کلمہ شہادت کو اپنے قلب و جگر میں سمائے رکھا۔ دین اسلام کی خاطر دولت و ثروت ملک و وطن کو ترک کر دیا لیکن کلمہ شہادت اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا رسول اللہ پر ایمان اپنے سینے میں بسائے رکھا۔ آج بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جان نثار صحابہ کرام کے کردار و کارنامے تاریخ اسلام میں مزین و مبرہن ہیں۔ یہ دین اسلام اللہ تعالیٰ کا عطا کیا ہوا دین حنیف ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقبول ہے۔ رب کریم کا فرمان عالی شان ہے۔

★ عند الدین عند الله الاسلام (سورہ آل عمران) یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف دین اسلام ہی ہے۔

عنوان مقالہ

دور حاضر میں دین اسلام پر مضبوطی سے قائم رہنے کا
آسان طریقہ

حسب فرائض

حضرت علامہ سید حمزہ اشرف قبلہ دام فیضہ

جانشین حضور الشیخ الاسلام حضرت علامہ سید مدنی

میاں قبلہ مدظلہ العالی

یہ مبارکایت کریمہ اس موقع میں نازل ہوئی جب یہودی کہنے لگے۔ لا دین افضل من دین الیہودی۔ یعنی یہودیوں کے دین سے کوئی دین افضل نہیں ہے۔ اور عیسائی نصاریٰ کہنے لگے لا دین افضل من دین نصاریٰ۔ یعنی نصاریٰ کے دین سے کوئی دین افضل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں کے دعویٰ کو رد فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ ان الدین عند اللہ الاسلام۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہودی نصاریٰ کا دعویٰ باطل ہے۔ اللہ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے۔ دین اسلام کی تاکید و تائید میں ارشاد فرمایا۔

☆ من یدتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه وهو فی الاخرة من الخاسرین۔ (سورہ آل عمران) ترجمہ، اور جو اسلام کے علاوہ کوئی دین تلاش کرے گا وہ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ اور وہ قیامت کے دن نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا۔ یعنی دین اسلام تمام انبیاء کرام رسل عظام کا دین حنیف ہے۔ جس کو لے کر آخری نبی سید المرسلین خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے۔ یہی دین حنیف قیامت تک جاری و ساری رہے گا۔ جو کوئی یہود و نصاریٰ اس دین اسلام کے علاوہ دوسرا دین اختیار کرے گا۔ وہ قیامت کے دن نقصان دہ اور مردود ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین اسلام کے مقبول ہونے سے متعلق رسول معظم سرور عالم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (مسند امام احمد) ترجمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعمال کی پیشی ہوگی۔ نماز اپنی پیشی کے وقت عرض کرے گی۔ اے میرے رب میں نماز ہوں، فرمایا جائے گا۔ کہ تم بھلائی پر ہو۔ پھر صدقہ آ کر عرض کرے گا۔ یا رب میں صدقہ ہوں حکم ہوگا تم بھلائی پر ہو۔ پھر روزہ پیش ہو کر عرض کرے گا یا رب میں روزہ ہوں۔

حکم ہوگا تم نیکی پر ہو۔ پھر دوسرے اعمال پیش ہوں گے۔ ان کے متعلق بھی کہا جائے گا۔ کہ تم بھلائی پر ہو۔ پھر اسلام حاضر ہوگا تو وہ کہے گا۔ کہ اے رب تو سلام ہے اور میں اسلام ہوں تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ تو خیر پر ہے۔ آج تری مقام کو تسلیم کیا جائے گا۔ اور تری وجہ سے عطا کیا جائے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے۔ کہ جو کوئی اسلام کے سوا کسی اور دین کو پسند کرے گا۔ تو اسے بالکل قبول نہ کیا جائے گا۔ اور آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں سے ہوگا (یہ حدیث مسند امام احمد میں ہے)

• الیوم اکملت لکم دین و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا (سورہ مائدہ)۔ ترجمہ، آج میں نے مکمل کر دیا تمہارے لیے تمہارا دین اور پوری کر دی ہے تم پر اپنی نعمت اور میں نے پسند کر لیا ہے تمہارے لیے اسلام کو بطور دین۔

یہ آیت عظیمہ ۹/ ذی الحجہ ۱۰ھ بمقام میدان عرفات برور جمعہ سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ یعنی جس دین حنیف کی طرف اللہ تبارک و تعالیٰ نے دعوت و تبلیغ کے لیے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھیجا ہے۔ وہ دین حنیف ظاہری باطنی طور پر مکمل کر دیا گیا۔ اب اس دین میں قیامت تک کے لیے کوئی ترمیم و تنسیخ نہیں ہوگی۔ وہ ایمان و عقائد جن پر نجات اخروی کا انحصار ہے۔ وہ مکمل طور پر بیان و واضح کر دیا گیا ہے۔ اسلام و شریعت کے لیے ایسے اصول بنا دیئے گئے جس سے تمام نئی مشکلات اور جدید مسائل کا حل موجود ہے۔ یہ سلسلہ علماء فقہاء کے ذریعے روز قیامت تک جاری و ساری رہے گا۔ جس پر بندگان خدا عمل کرتے رہیں گے۔

• عن طارق بن شہاب قال الرجل من الیہود لعمر یا امیر المومنین لو انا علینا نزلت هذه الایت، الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی

ورضیت لکم الاسلام دیناً، لاتخذنا ذالک الیوم عیداً، فقال عمر انی لاعلم ای یوم نزلت هذه الایة نزلت یوم عرفه فی یوم جمعه۔

ترجمہ۔ حضرت طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا اے امیر المؤمنین! اگر یہ آیت کریمہ ہم یہودیوں پر پرنازل ہوتی کہ آج میں نے تمہارے لیے دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو تمہارے دین کے طور پر پسند کیا (سورہ مائدہ) تو ہم یقیناً اسے عید کا دن بنا لیتے۔ حضرت عمر نے فرمایا میں بہت اچھی طرح جانتا ہوں کہ یہ آیت کس دن نازل ہوئی تھی یہ عرفہ کے روز جمعہ مبارک کو نازل ہوئی تھی۔ (یعنی جمعہ کا دن عید کا دن ہے۔ لہذا ہر جمعہ کو ہم اسلام کے کامل اور اللہ کی نعمت شامل ہونے کی عید منایا کرتے ہیں)

سرور عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک سائل کے سوال پر اسلام، ایمان، احسان کی وضاحت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

☆ خلیفہ دوم حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے۔ کہ ایک شخص ہم پر نمودا ہوا۔ جن کے کپڑے نہایت سفید اور بال انتہائی ہی سیاہ تھے۔ ان پر کوئی سفر کا اثر نہیں دیکھائی دے رہا تھا۔ اور نہ ہم میں کوئی ان کو پہچانتا تھا۔ یہاں تک وہ شخص حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے اس طرح بیٹھ گیا کہ اس نے اپنے دونوں رانوں کو آپ کے رانوں سے ملا دیئے۔ اور اپنے دونوں ہاتھوں کو آپ کے رانوں پر رکھ دیئے اور عرض کیا اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے اسلام کے بارے خبر دیجئے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اسلام یہ ہے کہ تو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ سوا کوئی عبادت کے

لائق نہیں۔ اور یہ کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور یہ ﷺ پابندی سے نماز ادا کرے۔ اپنے مال کا زکوٰۃ دے اور رمضان شریف کا روزہ رکھے اور طاقت و استطاعت ہونے کی صورت میں بیت اللہ شریف کا حج کرے۔ وہ اجنبی شخص نے یہ سن کر کہا کہ آپ نے سچ فرمایا ہے۔ ہم لوگوں کو اس بات پر تعجب ہو رہا تھا۔ کہ خود ہی سوال کرتا اور خود ہی اس کی تصدیق بھی کرتا ہے۔ پھر

اس اجنبی شخص نے کہا کہ آپ مجھے ایمان کے متعلق بھی بتائیں کہ (وہ کیا ہے) آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ایمان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر اس کے فرشتوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور اس کی اچھی بری تقدیر پر ایمان لائے۔ اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اس نے عرض کیا کہ مجھے احسان کے بارے میں بتائیں کہ وہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا احسان کا (اعلیٰ مرتبہ) یہ ہے۔ کہ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرے گویا تو اس کو دیکھ رہا ہے۔ اور احسان کا (کم درجہ یہ ہے) کہ اگر تو نہیں دیکھ رہا ہے تو (کم از کم ترا یقین ہو کہ) خدا تجھے دیکھ رہا ہے۔ اس نے (پھر) سوال کیا کہ قیامت کے بارے میں مجھے بتائیں کہ (کب واقع ہوگی) آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے متعلق جس سے سوال کیا گیا ہے۔ وہ سوال کرنے والے سے زیادہ علم نہیں رکھتا۔ (اس پر) اس نے کہا مجھے اس کی علامات ہی بتائے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی علامتوں میں ہے کہ لونڈی اپنا مالک و مربی جنے گی۔ اور یہ کہ تو دیکھے کہ برہنہ پاؤں برہنہ جسم، بکریاں چرانے والے اور تنگ دست لوگوں کی مالی حالت یہ ہو جائے گی کہ وہ مکانات کی تعمیر (آرائش)

میں فخر و تکبر کے طور پر ایک دوسرے سے آگے بڑھنے میں کوشش کریں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر وہ شخص چلا گیا۔ اور میں ان کے جانے بعد کافی تک خاموش رہا۔ پھر حضور اکرم سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود ہی مجھ سے فرمایا۔ اے عمر جانتا ہے کہ یہ سائل کون تھا؟ میں عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔ فرمایا بے شک وہ جبرائیل تھا۔ تمہیں تمہارا دین سکھانے کے لیے آیا تھا۔ (اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے)

تشریح: اسلام کا لغوی معنی اطاعت گزاری فرمانبرداری اور خوشی و رغبت کے ساتھ بغیر کسی سرکشی و اعراض کے حکم تسلیم کر لینے کے ہیں۔ شریعت میں احکام الہی کی اطاعت اور اسلام کے پانچوں ارکان کو بجالانے کا نام ہے۔ اسلام ظاہری اعمال اور ایمان باطنی اعتقاد کا نام ہے۔ اور دین مجموعہ ایمان و اسلام سے عبارت ہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اسلام، ایمان، احسان کا سوال اور اس کا جواب سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کی تعلیم دینے اور ادب سے سوال کرنے کا طریقہ سکھانے کے تشریف لائے تھے۔

دور حاضر میں دین اسلام پر مضبوطی سے قائم رہنے کا آسان طریقہ

دین اسلام کی خوبی و کمال و جمال و جلال مختصر اعراض کرنے کے بعد دین اسلام پر مضبوطی سے قائم و دائم رہنے کا آسان طریقہ حاضر خدمت اقدس ہیں۔ دین اسلام پر ایام ماضی و حال میں مضبوطی سے قائم رہنا آسان رہا ہے اور مستقبل میں بھی قیامت تک مومن کامل پر آسان رہے گا۔ موجودہ دور میں اسلام پر قائم رہنا اس کے احکامات پر عمل دور قدیم سے سہل ہے۔ کیونکہ اس دور جدید میں سہولیات کی کثرت اور ضروریات طبعی کی تکمیل کے

اسباب بہت ہیں۔ مثلاً اللہ و رسول پر ایمان کامل رکھنے پر کوئی رکاوٹ و پابندی و دشواری نہیں ہے۔ کسی مسجد میں عبادت کے لیے جائیں تو وضو طہارت تو لیہ پنگھلا اے سی تک کا انتظام رہتا ہے۔ لیکن اسلام پر مضبوطی سے قائم رہنا اور اس پر عمل کرنے کے لیے اہم ترین شرط یہ ہے۔ کہ بندہ کے دل میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا خوف و خشیت موجود ہو، رسول کریم علیہ الصلوٰۃ و التسلیم کی اتباع

و پیروی آپ کی سنت کریمہ پر عمل کرنے کا جذبہ عشق ہو اور اولیاء کرام جو اس دین کامل کو سینے میں بسائے اس پر عملی جامہ پہننا چکے ہیں۔ ان کے طریقوں پر عمل کا کرنے ذوق و شوق ہو۔ یہی دین اسلام مضبوطی سے قائم رہنے کا آسان طریقہ ہے۔ یہ عمل اللہ سے ڈرنے والوں کے دشوار نہیں بلکہ آسان ہے۔ اللہ کا فرمان ہے۔ وانھا لکبیرۃ الا علی الخاشعین (پ ا ع ۵) یعنی اسلام اور اس کے احکام پر قائم رہنا دشوار و سخت ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں کے لئے کوئی دشوار نہیں ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ سے خوف و خشیت کی بار بار تاکید اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتباع و پیروی اور نیک لوگوں کے ساتھ رہنے کا حکم آیا ہے۔ چند آیتیں کریمہ پیش ہیں۔

☆ ارشاد ربانی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ (پ ۳ آیت ۷۸)

ترجمہ، اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو۔

☆ ارشاد الہی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَا إِلَّا أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ (پ